اَربَعِین

روایت و فہمِ حدیث کی فضیلت

اَلْقَوْلُ الْحَثِیْث

فِي

فَضْلِ الرِّوَایَةِ وَفِقْهِ الْحَدِیْث

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اَرْبَعِین

روایت وفہمِ حدیث کی فضیلت

اَلْقَوْلُ الْحَثِیْث
فِي
فَضْلِ الرِّوَایَةِ وَفِقْهِ الْحَدِیْث

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: محمد فاروق رانا

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1: جون 2016ء

تعداد: 2,200

قیمت:

fmri@research.com.pk

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

اَلمُحتَویات

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ

فِي

الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا وَقُوۡلُوا انۡظُرۡنَا وَاسۡمَعُوۡا ؕ وَلِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ○ (البقرة، ۲/ ۱۰٤)

اے ایمان والو! (نبی اکرم ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے) رَاعِنَا مت کہا کرو بلکہ (ادب سے) اُنۡظُرۡنَا (ہماری طرف نظرِ کرم فرمائیے) کہا کرو اور (ان کا ارشاد) بغور سنتے رہا کرو، اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے○

(۲) وَمَا کَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِیَنۡفِرُوۡا کَآفَّةً ؕ فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ کُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡھُمۡ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّھُوۡا فِی الدِّیۡنِ وَلِیُنۡذِرُوۡا قَوۡمَھُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَیۡھِمۡ لَعَلَّھُمۡ یَحۡذَرُوۡنَ ○ (التوبة، ۹/ ۱۲۲)

اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سارے کے سارے مسلمان (ایک ساتھ) نکل کھڑے ہوں تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقُّہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تاکہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیں○

(۳) وَاَنَا اخۡتَرۡتُکَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا یُوۡحٰی ○ (طٰہٰ، ۲۰/ ۱۳)

اور میں نے تمہیں (اپنی رسالت کے لیے) چن لیا ہے پس تم پوری توجہ

سے سنو جو تمہیں وحی کی جا رہی ہے ○

(٤) الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِکَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ○ (الزمر، ٣٩/١٨)

جو لوگ بات کو غور سے سنتے ہیں، پھر اس کے بہتر پہلو کی اتباع کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت فرمائی ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں○

(٥) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ○ (الحجرات، ٤٩/٦)

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کرلیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ○

(٦) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى○ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى○ (النجم، ٥٣/٣-٥)

اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے○ اُن کا ارشاد سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے○ ان کو بڑی قوّتوں والے رب نے (براہِ راست) علمِ (کامل) سے نوازا○

(٧) قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ○ (التحریم، ٦٦/٣)

نبی (ﷺ) نے فرمایا کہ مجھے بڑے علم والے بڑی آگاہی والے (رب) نے بتا دیا ہے○

اَلْبَابُ الثَّانِي

فِي

الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ

حُكْمُ إِبْلَاغِ الشَّاهِدِ إِلَى الْغَائِبِ

﴿حاضر شخص کا غائب شخص تک علم پہنچانے کا حکم﴾

١. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. فَقَالَ: أَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟ قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: فَإِنَّ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب الخطبة أيام منى، ٦٢٠/٢، الرقم/١٦٥٤، وأيضًا في كتاب العلم، باب قول النبي صلی الله علیه وآله وسلم: رُبَّ مبلغ أوعى من سامع، ٣٧/١، الرقم/٦٧، وأيضًا في كتاب العلم، باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب، ٥١/١، الرقم/١٠٤، وأيضًا في كتاب المغازي، باب حجة الوداع، ١٥٩٩/٤، الرقم/٤١٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال، ١٣٠٥/٣-١٣٠٦، الرقم/١٦٧٩۔

دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ. أَلَا، هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ. فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو بکرہ ﷛ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے یوم النحر (قربانی کے دن) ہمیں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے اور ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ اس کا بھی کوئی اور نام رکھیں گے۔ فرمایا: کیا یہ ذو الحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: جی ہاں (یا رسول اللہ)۔ فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ فرمایا: کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: جی ہاں (یا رسول اللہ)۔ فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اِسی طرح حرام ہیں جیسے اِس دن کی حرمت تمہارے اِس مہینے

میں اور تمہارے اِس شہر میں ہے، (اور یہ حرمت برقرار رہے گی) یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو۔ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے عرض کیا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ (پھر فرمایا: تم میں سے) حاضر شخص اِس پیغام کو غائب تک پہنچا دے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن تک بات پہنچائی گئی ہو وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ تم لوگ میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ کر کافر نہ ہو جانا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ إِلٰی مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ، أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْغَدَ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب ليبلغ العلم الشاهد، ١/٥١، الرقم/١٠٤، وأيضاً في أبواب الإحصار وجزاء الصيد، باب لا يعضد شجر الحرم، ٢/٦٥١، الرقم/١٧٣٥، وأيضاً في كتاب المغازى، باب منزل النبي ﷺ يوم الفتح، ٤/١٥٦٣، الرقم/٤٠٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها إلا لمنشد على الدوام، ٢/٩٨٧، الرقم/١٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في حرمة مكة، ٣/١٧٣، الرقم/٨٠٩، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب تحريم القتال فيه، ٥/٢٠٥، الرقم/٢٨٧٦۔

مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهٖ، حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ؛ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِکَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْهَا. فَقُوْلُوا: إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْکَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا جب کہ وہ انہیں مکہ مکرمہ کی جانب روانہ کر رہے تھے: اے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا وہ ارشاد بیان کروں جو آپ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمایا۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے آپ کو اُس وقت دیکھا جب کہ آپ (وہ بات ارشاد) فرما رہے تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:

مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا بنایا ہے، اسے حرمت والا لوگوں نے نہیں بنایا۔ لہٰذا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے اس شہر میں خون ریزی کرنا اور اس کا درخت کاٹنا جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ میں (فتح مکہ کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے قتال کو دلیل بنائے تو اُسے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے (اُس دن) اپنے رسول ﷺ کو اجازت دی تھی لیکن تمہیں اجازت نہیں دی جب کہ مجھے دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی گئی تھی۔ اب پھر اِس شہر کی حرمت اُسی طرح لوٹ آئی ہے جیسے کل تھی۔ یہاں موجود لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ حضرت ابو شریح سے پوچھا گیا کہ عمرو نے کیا کہا تھا؟ تو آپ نے فرمایا: اس نے کہا: اے ابو شریح! میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ سرکش اور خون خرابہ کرکے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دی جاتی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب تحريض النبي ﷺ وفد عبد القيس على أن يحفظوا الإيمان والعلم ويخبروا من وراء هم، ١/٤٥، الرقم/٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله وشرائع الدين والدعاء إليه والسؤال عنه وحفظه وتبليغه من لم يبلغه، ١/٤٧، الرقم/١٧۔

النَّاسِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوا: رَبِيعَةُ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ، أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى. قَالُوا: إِنَّا نَأْتِيکَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَکَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَکَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ ﷻ وَحْدَهٗ. قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهٗ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ. وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ. قَالَ شُعْبَةُ: رُبَّمَا قَالَ: النَّقِيرِ؛ وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. قَالَ ﷺ: احْفَظُوْهُ وَأَخْبِرُوْهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو جمرہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا ہے: میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر لوگوں کے مابین ترجمان کے فرائض سرانجام دیا کرتا تھا۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عبد القیس کا وفد حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وفد کے لوگ کون ہیں؟ یا فرمایا:

کس قوم سے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: قبیلہ ربیعہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس قوم یا (فرمایا:) اس وفد کو خوش آمدید۔ انہیں ہمارے یہاں نہ تو کوئی رسوائی ہو گی اور نہ کوئی ندامت۔ وہ عرض گزار ہوئے: ہم آپ کی خدمت میں بڑی دور سے حاضر ہوئے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار کا یہ قبیلہ مضر حائل ہے۔ لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حرمت والے مہینوں کے علاوہ حاضر نہیں ہو سکتے۔ آپ ﷺ ہمیں ایسے اعمال کا حکم فرمائیے جو ہم اپنے پیچھے رہنے والوں کو بھی بتا دیں اور ہم ان اعمال کے باعث جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی انہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ وحدہٗ پر ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مالِ غنیمت سے خُمس ادا کرنا۔ (راوی کہتے ہیں) آپ ﷺ نے انہیں (شراب سازی میں استعمال ہونے والے) کدو کے صراحی نما پختہ خول، سبز گھڑے اور تارکول لگے ہوئے مرتبان کے استعمال سے منع فرمایا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہوں (ابو جمرہ) نے شاید (الْمُزَفَّت کی بجائے) اَلنَّقِيْرُ کہا یا شاید اَلْمُقَيَّرُ (روغنی برتن) کہا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِن (آٹھ) باتوں کو یاد کر لو اور اپنے پچھلوں کو بھی بتا دینا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷛، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: إِنِّي لَأُحَدِّثُكُمُ الْحَدِيْثَ، فَلْيُحَدِّثِ الْحَاضِرُ مِنكُمُ الْغَائِبَ.

رَوَاهُ الْمَقْدِسِيُّ وَالرَّامَهُرْمُزِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَى الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت عبادہ بن صامت ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: میں تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں، تم میں سے جو شخص حاضر ہے وہ غیر حاضر کو حدیث بیان کر دے۔

اسے امام مقدسی اور رامہرمزی نے روایت کیا ہے اور ہیثمی نے کہا ہے: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ قرار دیے گئے ہیں۔

٥. عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا أَبَا سَعِيْدٍ، قَالَ:

٤: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٣٥، الرقم/٤٠٦، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٧١، الرقم/٤١، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٧٧، الرقم/٢٣٢، وذكره الفسوي في المعرفة والتاريخ، ٢/٢١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٩۔

٥: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٧٦، الرقم/٢٢، والخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٢١۔

مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قُلْنَا: وَمَا وَصِيَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ يَسْأَلُوْنَكُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّي، فَإِذَا جَاؤُوْكُمْ فَالْطُفُوْهُمْ وَحَدِّثُوْهُمْ.

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

ابو ہارون العبدی سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم جب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو وہ ہمارا یوں استقبال کرتے: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق خوش آمدید۔ ہم کہتے: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کیا ہے؟ وہ فرماتے: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: میرے بعد تمہارے پاس عنقریب لوگ آئیں گے، وہ تم سے میری حدیث کے متعلق سوال کریں گے، جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں تو تم اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا اور انہیں (میری) حدیث بیان کرنا۔

اسے رامہرمزی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ سَمَاعِ الْحَدِيثِ وَإِسْمَاعِهِ

﴿حدیث سننے اور سنانے کی فضیلت﴾

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے (احادیث) سنتے ہو اور تم سے بھی (احادیث) سنی

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٢١، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ٣/٣٤٦، الرقم/٣٦٥٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٦٣، الرقم/٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٥٠، وأيضاً في شعب الإيمان، ٢/٢٧٥، الرقم/١٧٤٠، والحاكم في معرفة علوم الحديث/٢٧، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٢٠٧، الرقم/٩٢، والخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٣٨، والقاضى عياض في الإلماع إلى معرفة أصول الرواية وتقييد السماع، باب في وجوب طلب علم الحديث والسنن وإتقان ذلك وضبطه وحفظه ووعيه/١٠۔

جائیں گی۔ (بعد ازاں) ان لوگوں سے بھی (احادیث) سنی جائیں گی جنھوں نے تم سے سنا ہوگا۔

اسے امام احمد بن حنبل اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ مِنْكُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

حضرت ثابت بن قیس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے سماعت کرتے ہو اور تم سے بھی سماعت کی جائے گی اور پھر ان لوگوں سے بھی سماعت کی جائے گی جو تم سے سماعت کرتے ہیں۔ پھر ان لوگوں سے سماعت کی جائے گی جو تم سے سماعت کرنے والوں سے سماعت کرتے ہیں۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْأَشْجَعِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُوْنَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوْهُمْ بِالسُّنَنِ، فَإِنَّ

٧: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/٦٠۔

٨: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب ولا سنة، ٦٢/١، الرقم/١١٩۔

أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

عمرو بن اَشجع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں تمہارے ساتھ جھگڑیں گے۔ ایسے حالات میں تم اُن متشابہ آیات کو احادیث کے مطابق قبول کرنا کیونکہ سنن کے حاملین اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ علم رکھنے والے ہوتے ہیں۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِيْنَ مَسْجُونَةً أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ، يُوشِكُ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا.(١)

ایک روایت میں امام مسلم حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ سمندر میں بہت سے شیطان مقید ہیں جنہیں حضرت سلیمان ﷺ نے قید کر دیا تھا۔ قریب ہے کہ ان میں سے کوئی شیطان نکل کر لوگوں کے سامنے قرآن پڑھنا شروع کر دے۔

---

(١) أخرجه مسلم في مقدمة صحيحه، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط في تحملها، ١/١٢، الرقم/٧۔

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَةِ الرَّجُلِ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ، فَيَتَفَرَّقُونَ. فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلاً أَعْرِفُ وَجْهَهُ، وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ.(۱)

ایک اور روایت میں امام مسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: شیطان (بعض اوقات) انسانی شکل میں آ کر لوگوں کے سامنے کوئی جھوٹی بات کہہ دیتا ہے۔ پھر لوگ منتشر ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں اُن میں سے کوئی شخص کہتا ہے: میں نے ایک شخص کو سنا تھا جس کی شکل تو پہچانتا ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا، وہ یہ بات بیان کر رہا تھا۔

۹. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الشَّبَابَ، قَالَ: مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَوْصَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نُوَسِّعَ لَكُمْ فِي الْمَجْلِسِ، وَأَنْ نُفْهِمَكُمُ الْحَدِيْثَ، فَإِنَّكُمْ خُلُوفُنَا وَأَهْلُ

(۱) أخرجه مسلم في مقدمة صحيحه، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط في تحملها، ۱/۱۲، الرقم/۷۔

۹: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۷۵، الرقم/۱۷۴۱۔

الْحَدِيْثِ بَعْدَنَا، وَكَانَ يُقْبِلُ عَلَى الشَّابِّ يَقُوْلُ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي، إِذَا شَكَكْتَ فِي شَيْءٍ فَسَلْنِي حَتّٰى تَسْتَيْقِنَ، فَإِنَّكَ أَنْ تَنْصَرِفَ عَلَى الْيَقِيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَنْصَرِفَ عَلَى الشَّكِّ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ جب وہ نوجوانوں کو دیکھتے تو فرماتے: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق خوش آمدید! (کیونکہ) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ ہم تمہارے لیے مجلس میں کشادگی پیدا کریں اور تمہیں حدیث کا مفہوم سمجھائیں۔ بے شک تم لوگ ہمارے پیچھے رہنے والے ہو مگر صاحبانِ حدیث (یعنی رُواۃ و محدثین) ہمارے بعد آئیں گے۔ پھر وہ کسی نوجوان کی طرف متوجہ ہو کر اسے کہتے: اے بھتیجے! جب تمہیں کسی چیز کے بارے میں شک پیدا ہو تو مجھ سے پوچھ لیا کرو تاکہ تمہیں (علم میں) درجۂ یقین نصیب ہو جائے۔ اگر تم یقین کے ساتھ واپس جاؤ گے تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم علم کے باب میں شک کے حال پر واپس جاؤ۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ، قَالَ: مَا كُلُّ الْحَدِيثِ

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨٣، الرقم/١٨٥١٦، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/١٧٤، الرقم/٣٢٦۔

سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَصْحَابُنَا عَنْهُ، كَانَتْ تَشْغَلُنَا عَنْهُ رَعِيَّةُ الْإِبِلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

ابو اسحاق کے طریق سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ سے جس حدیث کو نہ سن پاتے ہمارے دوست احباب (دیگر اصحابِ رسول ﷺ) آپ ﷺ کی وہ حدیث ہمیں بیان کر دیا کرتے تھے۔ (دراصل) ہمیں اونٹ چرانے میں مصروفیت کی وجہ سے آپ ﷺ سے حدیث سننے کا موقعہ نہ ملتا تھا۔

اسے امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث بخاری و مسلم کے شرائط کے مطابق صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔

١١. وَزَادَ الْحَاكِمُ: وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا يَطْلُبُونَ مَا يَفُوْتُهُمْ سَمَاعُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَسْمَعُوْنَهُ مِنْ أَقْرَانِهِمْ وَمِمَّنْ هُوَ أَحْفَظُ مِنْهُمْ وَكَانُوا يُشَدِّدُوْنَ عَلٰى مَنْ يَسْمَعُونَ مِنْهُ.

امام حاکم نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جس

١١: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/١٤.

حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے نہ سن پاتے تھے وہ اس حدیث کو اپنے دوستوں (یعنی دیگر اصحابِ رسول ﷺ) سے سننے کا اہتمام کرتے۔ خصوصاً اُن سے سنتے جو ان میں سب سے قوی حافظہ کے حامل ہوتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (تقویٰ کے پیشِ نظر) راویوں پر سختی کیا کرتے تھے۔

١٢. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَيْسَ كُلُّنَا سَمِعَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَتْ لَنَا ضَيْعَةٌ وَأَشْغَالٌ، وَلٰكِنَّ النَّاسَ كَانُوا لَا يُكَذِّبُوْنَ يَوْمَئِذٍ، فَيُحَدِّثُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

حضرت براء بن عازب ﷺ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم سب صحابہ، رسول اللہ ﷺ کی احادیث (گفتگو) سن نہیں پاتے تھے کیونکہ ہماری کاروباری اور دیگر مصروفیات بھی ہوتی تھیں، لیکن اُن دنوں لوگ (روایتِ حدیث

١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٢١٦، الرقم/٤٣٨، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٢٣٥، الرقم/١٣٣، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٣٨٥، وأيضاً في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع/١١٧، الرقم/٩٩، وأبو عبد الله الفهري في السنن الأبين/١٣٣، وأبو سعيد العلائي في جامع التحصيل/٣٧۔

میں) جھوٹ نہیں بولا کرتے تھے، لہٰذا (بارگاہِ رسالت میں) حاضر رہنے والے غیر موجود لوگوں کو حدیث روایت کر دیتے تھے۔

اسے امام حاکم نے روایت کیا اور کہا ہے: یہ حدیث بخاری و مسلم کے شرائط کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔

١٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَاءَنَا. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا خُلَفَاؤُكُمْ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِي، يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي، وَيُعَلِّمُونَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالرَّامَهُرْمُزِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میرے بعد آئیں گے، میری احادیث اور سنت روایت کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں گے۔

اسے امام طبرانی اور رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٩٥، الرقم/٥٨٤٢، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٦٣، الرقم/٢۔

١٤. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْأَشْعَثِ، قَالَ: إِذَا وَجَدْتُمْ رَجُلًا مَعْرُوْفًا بِشِدَّةِ الطَّلَبِ وَمُجَالَسَةِ الرِّجَالِ، فَاكْتُبُوْا عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

ابراہیم بن اشعث سے روایت کیا ہے: جب تم کسی ایسے شخص سے ملو جو طلبِ حدیث اور ائمہ کی مجالست اختیار کرنے میں بڑا مضبوط ہو تو اس سے روایت لکھ لیا کرو۔

اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٤: ابن حبان في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ١/٢٤۔

فَضُلُ رِوَايَةِ الُحَدِيُثِ وَدِرَايَتِهٖ

روایت و درایتِ حدیث کی فضیلت

١٥. عَنُ عَبُدِ اللهِ بُنِ عَمُرِو بُنِ الُعَاصِ رضي الله عنهما، قَالَ: سَمِعُتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ لَا يَقُبِضُ الُعِلُمَ انُتِزَاعًا يَّنُتَزِعُهُ مِنَ الُعِبَادِ، وَلٰكِنُ يَقُبِضُ الُعِلُمَ بِقَبُضِ الُعُلَمَاءِ، حَتّٰى إِذَا لَمُ يُبُقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفُتَوُا بِغَيُرِ عِلُمٍ، فَضَلُّوُا وَأَضَلُّوُا.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كيف يقبض العلم، ١/٥٠، الرقم/١٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٨، الرقم/٢٦٧٣، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في ذهاب العلم، ٥/٣١، الرقم/٢٦٥٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اجتناب الرأي والقياس، ١/٢٠، الرقم/٥٢، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤٣٢، الرقم/٤٥٧١، وأيضًا: ١٥/١١٤، الرقم/٦٧١٩، والدارمي في السنن، المقدمة، باب في ذهاب العلم، ١/٨٩، الرقم/٢٣٩۔

کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو اچانک نہیں اٹھا لے گا (ایسا نہیں) کہ بندوں سے علم کو چھین لے بلکہ وہ علماء کو وفات دے کر علم کو (دنیا سے) اٹھا لے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں چھوڑے گا تو لوگ جہلاء کو اپنے مقتدا (پیشوا) بنا لیں گے، ان سے مسائل پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ وہ خود گمراہ ہوں گے اور دیگر لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦. عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَالَ: ذَاکَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ثَكِلَتْکَ أُمُّکَ زِيَادُ، إِنْ

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦٠، الرقم/١٧٥٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب ذهاب القرآن والعلم، ٢/١٣٤٤، الرقم/٤٠٤٨، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/١٨٠، الرقم/٣٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٤٥، الرقم/٣٠١٩٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثانى، ٤/٥٤-٥٥، الرقم/١٩٩٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٦٥، الرقم/٥٢٩١، ٥٢٩٢۔

كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوَ لَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ، لَا يَعْمَلُونَ بِشَيءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

سالم بن ابی الجعد کے طریق سے حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی بات کا ذکر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اُس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائے گا جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اسے اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو قرآن پڑھائے گی، اِس طرح قیامت تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے زیاد! تیری ماں تجھے کھوئے، میں تو تجھے مدینہ کے سمجھ دار لوگوں میں شمار کرتا تھا۔ کیا یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے لیکن ان کتابوں میں سے کسی حکم پر وہ عمل نہیں کرتے؟

اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَمَّا كَانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُرْدِفٌ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ عَلٰى جَمَلٍ

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٦، الرقم/٢٢٣٤٤، والدارمي في السنن، المقدمة، باب في ذهاب العلم، ١/٨٩،

آدَمَ. فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَقَدْ كَانَ أَنْزَلَ اللهُ ﷻ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ ج وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ط عَفَا اللهُ عَنْهَا ط وَاللهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ﴾ [المائدة، ٥/ ١٠١]. قَالَ: فَكُنَّا قَدْ كَرِهْنَا كَثِيرًا مِنْ مَسْأَلَتِهِ، وَاتَّقَيْنَا ذَاكَ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ قَالَ: فَأَتَيْنَا أَعْرَابِيًّا فَرَشَوْنَاهُ بِرِدَاءٍ، قَالَ: فَاعْتَمَّ بِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ حَاشِيَةَ الْبُرْدِ خَارِجَةً مِنْ حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ. قَالَ: ثُمَّ قُلْنَا لَهُ: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، كَيْفَ يُرْفَعُ الْعِلْمُ مِنَّا وَبَيْنَ أَظْهُرِنَا الْمَصَاحِفُ وَقَدْ تَعَلَّمْنَا مَا فِيهَا وَعَلَّمْنَا نِسَاءَنَا وَذَرَارِيَّنَا وَخَدَمَنَا؟ قَالَ: فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ وَقَدْ عَلَتْ وَجْهَهُ حُمْرَةٌ مِنَ الْغَضَبِ. قَالَ: فَقَالَ: أَي ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى بَيْنَ أَظْهُرِهِمُ الْمَصَاحِفُ، لَمْ يُصْبِحُوا يَتَعَلَّقُوا بِحَرْفٍ مِمَّا جَاءَتْهُمْ بِهِ أَنْبِيَاؤُهُمْ، أَلَا! وَإِنَّ مِنْ ذَهَابِ الْعِلْمِ

الرقم/ ٢٤٠، والروياني في المسند، ٢/ ٢٧٥-٢٧٦، الرقم/ ١١٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٢١٥، ٢٣٢، الرقم/ ٧٨٦٧، ٧٩٠٦.

أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ، ثَلَاثَ مِرَارٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے ایک گندمی رنگ کے اونٹ پر قیام فرما ہوئے۔ اُس دن حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ علم اٹھا لیا جائے اور اس سے پہلے کہ علم قبض کر لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ۝﴾ ’اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)، اور اگر تم ان کے بارے میں اس وقت سوال کرو گے جب کہ قرآن نازل کیا جا رہا ہے تو وہ تم پر (نزولِ حکم کے ذریعے) ظاہر (یعنی متعیّن) کر دی جائیں گی (جس سے تمہاری صوابدید ختم ہو جائے گی اور تم ایک ہی حکم کے پابند ہو جاؤ گے)۔ اللہ نے ان (باتوں اور سوالوں) سے (اب تک) درگزر فرمایا ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۝‘۔ اِس آیت کے نزول کے بعد ہم لوگ آپ ﷺ سے بہت زیادہ سوالات کرنے کو اچھا نہیں گردانتے تھے اور اس بارے میں بہت احتیاط برتتے تھے۔ (راوی نے کہا:) پھر ہم ایک دیہاتی کے پاس

آئے۔ ہم نے اُسے ایک چادر دی جس کا اس نے عمامہ باندھ لیا۔ میں نے اس کا ایک کنارہ اس کے دائیں اَبرو پر لٹکا ہوا دیکھا۔ پھر ہم نے اسے کہا کہ (جاؤ اور) حضور نبی اکرم ﷺ سے (یہ) سوال پوچھو۔ (راوی کہتے ہیں:) اس نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے نبی! جب ہمارے درمیان قرآن کے نسخے موجود ہیں تو ہمارے درمیان سے علم کیسے اٹھا لیا جائے گا جبکہ ہم خود بھی اس کے احکامات کو سیکھ چکے ہیں اور اپنی بیویوں، بچوں اور خادموں کو بھی سکھا چکے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو چہرۂ مبارک پر غصے کی وجہ سے سرخی چھا چکی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں تجھے کھوئے، ان یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس بھی تو آسمانی کتابوں کے مصاحف موجود ہیں، لیکن اب وہ کسی ایک حرف سے بھی وابستہ نہیں رہے جو ان کے انبیاء علیہم السلام اُن کے پاس لے کر آئے تھے۔ یاد رکھو! علم اُٹھ جانے سے مراد یہ ہے کہ حاملینِ علم اُٹھ جائیں گے۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

اسے امام احمد بن حنبل اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ

١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من بلغ علما، ١/٨٥، الرقم/٢٣٢۔

سَامِعٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے (دوسروں تک) ایسے ہی پہنچایا جیسے ہم سے سنا کیونکہ بہت سے لوگ جن تک روایت کو پہنچایا گیا روایت بیان کرنے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش و خرم رکھے

١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٣٣-٢٣٤، الرقم/٥١٧٩۔

جس نے میری حدیث کو سنا، اُسے یاد کیا اور اُسے اچھی طرح ذہن میں بٹھا لیا اور پھر اُسے آگے پہنچایا۔ کیونکہ بعض لوگ جن تک روایت پہنچائی گئی، روایت بیان کرنے والے سے زیادہ سمجھ بوجھ کے مالک ہوتے ہیں۔

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے مجھ سے حدیث کو سنا اور اسے یاد رکھا پھر اُسے دوسروں تک پہنچا دیا۔ (کیونکہ) کئی فقہ جاننے والے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنے سے زیادہ فقہ جاننے والوں کو حدیث بیان کریں گے اور کئی حاملینِ فقہ ایسے ہوں گے جو حقیقت میں فقیہ نہیں ہوں گے۔

٢٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ٣/٣٢٢، الرقم/٣٦٦٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من بلغ علما، ١/٨٦، الرقم/٢٣٦۔

اسے امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷛، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي، فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا.

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالرَّامَهُرْمُزِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص کو تر و تازہ (یعنی خوش وخرم) رکھے جس نے میری حدیث سنی، پھر اُسے یاد کیا اور اُسے اچھی طرح ذہن میں بٹھا لیا اور پھر اُسے آگے بھی پہنچایا۔

اسے امام شافعی، رامہرمزی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ سَمَّاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷛، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ رَجُلاً سَمِعَ مِنَّا كَلِمَةً، فَبَلَّغَهَا كَمَا

٢١: أخرجه الشافعي في الرسالة/٤٠١، الرقم/١١٠٢، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٦٥-١٦٦، الرقم/٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢٦/٢، الرقم/١٥٤١۔

٢٢: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٦٦، الرقم/٨، والشاشي في المسند، ٣١٥/١، الرقم/٢٧٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٧٤/٢، الرقم/١٧٣٨، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١٤٧/٣۔

سَمِعَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ.

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ وَالشَّاشِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

سماک کے واسطے سے حضرت عبد الرحمان بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اُس شخص کو تر و تازہ (یعنی خوش وخرم) رکھے جس نے ہم سے کوئی کلمہ سنا، پھر اسے اُسی طرح (کسی کمی بیشی کے بغیر) آگے پہنچا دیا جیسے سنا تھا۔ بے شک بہت سے لوگ جن کے پاس دین کی بات پہنچتی ہے وہ براہِ راست سننے والوں سے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں۔

اسے امام رامہرمزی، شاشی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِنِصْفِ النَّهَارِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا خَرَجَ هٰذِهِ السَّاعَةَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: نَضَّرَ

٢٣: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، ١/٨٦، الرقم/٢٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٥٤-٤٥٥، الرقم/٦٨٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٧٣-٢٧٤، الرقم/١٧٣٦- ١٧٣٧، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٦٤-١٦٥، الرقم/٤۔

اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثاً فَحَفِظَهُ فَأَدَّاهُ إِلٰى مَنْ هُوَ أَحْفَظُ مِنْهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

حضرت اَبان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت دوپہر کے وقت مروان بن حکم کے ہاں سے باہر نکلے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے (اپنے دل میں) کہا: حضرت زید بن ثابت اس وقت مروان کے دربار سے نکلے ہیں، ضرور اُس نے آپ سے کچھ پوچھا ہوگا۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا: کیا مروان نے آپ سے کچھ پوچھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اس نے مجھ سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا تھا جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ (یعنی خوش و خرم رکھے) جس نے ہماری کوئی بات سن کر اسے یاد کرلیا اور اسے اس شخص تک پہنچا دیا جو اس سے بہتر طور پر اسے یاد رکھنے والا ہے، کیونکہ بعض اَہلِ علم کسی ایسے شخص تک بات منتقل کر دیتے ہیں جو اس سے زیادہ سمجھ والے ہوتے ہیں۔

اسے امام دارمی اور ابن حبان نے اِسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ

٢٤: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، ١/٨٦، الرقم/٢٢٧-٢٢٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٠٨، الرقم/ ٧٤١٣۔

رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي وَاللهِ! لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا بِمَكَانِي هٰذَا، فَرَحِمَ اللهُ مَنْ سَمِعَ مَقَالَتِي الْيَوْمَ، فَوَعَاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ وَلَا فِقْهَ لَهُ، وَلَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو يَعْلٰى. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر یوم عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سننے والوں میں شریک تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ شاید آج کے بعد میں اس جگہ پر تم سے نہ مل سکوں۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے جس نے آج کے دن میری بات سن کر اسے محفوظ کر لیا، کیونکہ بہت سے لوگ حاملِ فقہ ہوتے ہیں، مگر انہیں مسئلہ کا پورا ادراک نہیں ہوتا؛ اور کتنے ہی حاملینِ فقہ ایسے شخص کی طرف روایت پہنچانے والے ہوتے ہیں جو ان سے زیادہ فقہی بصیرت رکھتے ہیں۔

اسے امام دارمی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد حسن ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٥. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ

٢٥: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٦٦، الرقم/٩.

ﷺ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ. ثُمَّ قَالَ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ بَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ.

سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف میں ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: آپ نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا کی جس کا وہ اہل ہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کا چہرہ تر و تازہ رکھے جس نے میری حدیث سنی پھر اسے (اپنے سینے میں) محفوظ کیا، پھر اُسے ایسے شخص تک پہنچایا جس نے اُس حدیث کو (براہِ راست) نہیں سنا تھا۔ کتنے ہی حاملینِ فقہ ایسے ہیں جو خود مسائل (کی حکمت) کا ادراک نہیں رکھتے، اور کتنے ہی حاملینِ فقہ ایسے شخص کی طرف روایت پہنچانے والے ہوتے ہیں جو ان سے زیادہ فقہی بصیرت رکھتے ہیں۔

اسے امام رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَقَالَ: نَضَّرَ اللهُ

٢٦: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٦٨، الرقم/١١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٨۔

وَجْهَ عَبْدٍ سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَمَلَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ.

شعبی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، انہوں نے اپنے خطبہ میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے مسجد الخیف میں ہمیں خطبہ دیا، پس آپ نے (اپنے خطبے میں) فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کا چہرہ تر و تازہ رکھے جس نے (مجھ سے) حدیث کو سن کر اسے محفوظ رکھا۔ کتنے ہی فقہ کے حامل غیر فقیہہ ہوتے ہیں، اور کتنے ہی فقہ کے حامل ایسے شخص کی طرف روایت پہنچانے والے ہوتے ہیں جو اُن سے زیادہ فقہی بصیرت رکھتے ہیں۔

اسے امام رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

ذَمُّ الْكَذِبِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کی مذمت﴾

٢٧. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت علی ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو۔ یقیناً جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم/١٠٦، ومسلم في الصحيح، المقدمة، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ١/٩، الرقم/١، ، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٣، الرقم/٦٢٩-٦٣٠، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في تعظيم الكذب على رسول الله ﷺ، ٥/٣٥، الرقم/٢٦٦٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٣، الرقم/٣١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٥٧، الرقم/٥٩١١۔

٢٨. عَنِ الْمُغِيْرَةِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت مغیرہ ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يكره من النياحة على الميت، ١/٤٣٤، الرقم/١٢٢٩، ومسلم في الصحيح، المقدمة، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٠، الرقم/٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤٥، الرقم/١٨١٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٩٦، الرقم/٢٦٢٥٤، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٥٧، الرقم/٩٦٦۔

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَسَمُرَةَ. وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَأَنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ أَصَحُّ. قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى أَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ قُلْتُ لَهٗ: مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ إِسْنَادَهٗ خَطَأٌ أَيُخَافُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ إِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيْثًا مُرْسَلًا فَأَسْنَدَهٗ بَعْضُهُمْ أَوْ قَلَبَ إِسْنَادَهٗ يَكُوْنُ قَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ فَقَالَ: لَا. إِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيْثًا وَلَا يُعْرَفُ لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْلٌ، فَحَدَّثَ بِهٖ فَأَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِي

هٰذَا الْحَدِيْثِ.(۱)

ایک روایت میں حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔
امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا ہے: اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب اور سمرہ ﷺ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ شعبہ نے بواسطہ حکم اور عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت سمرہ ﷺ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی ہے۔ اَعمش اور ابن ابی لیلیٰ بواسطہ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی ﷺ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور گویا عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حضرت سمرہ ﷺ سے روایت محدثین کے نزدیک اَصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں:

(۱) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء فيمن روى حديثا وهو يرى أنه كذب، ۳٦/۵، الرقم/۲٦٦۲، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من حدث عن رسول الله ﷺ حديثا وهو يرى أنه كذب، ۱۴/۱-۱۵، الرقم/۳۸-۳۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۳۷/۵، الرقم/۲۵٦۱۵، والبزار في المسند عن علي ﷺ، ۲۲۵/۲، الرقم/٦۲۱۔

میں نے امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا: 'جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث بیان کی جبکہ وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا شخص ہے۔' تو میں نے اُن سے کہا: جو شخص ایک حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی سند غلط ہے تو کیا وہ شخص بھی اس میں داخل ہے، یا وہ حدیث جس کو لوگ مرسل روایت کریں اور کوئی ایک اُس حدیث کو مُسند (مرفوع) بیان کر دے یا اس کی سند کو اُلٹ دے تو کیا وہ اِس حدیث کے حکم میں شامل ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں! کیوں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے ایسی حدیث روایت کی جس کی کوئی اصل حضور نبی اکرم ﷺ سے معروف نہ ہو تو مجھے ڈر ہے کہ وہ اس حدیث کے مطابق جھوٹا ہوگا۔

۲۹. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم/١٠٨، ومسلم في الصحيح، المقدمة، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٠، الرقم/٢، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٢٤، الرقم/٥٤٨۔

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: تمہارے سامنے کثرت سے اَحادیث بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنا لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٠. عَنْ سَلَمَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سلمہ (بن اکوع) ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو میرے متعلق ایسی بات کہے جو کہ میں نے نہ کہی ہو تو اسے چاہیے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَقُوْلُ أَحَدٌ عَلَيَّ بَاطِلًا أَوْ مَا لَمْ أَقُلْ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (١)

٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم/١٠٩.

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٥٠، الرقم/١٦٥٧٢.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

ایک روایت میں حضرت سلمہ بن اکوع ﷛ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی میری طرف غلط بات یا ایسی بات جو میں نے نہ کہی ہو منسوب نہیں کرے گا مگر یہ کہ (ایسا کرنے والا) اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے گا۔

اسے امام اَحمد نے روایت کیا ہے۔

۳۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پہ نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو واقعی اس نے مجھے ہی دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور

۳۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ۱/۵۲، الرقم/۱۱۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۱۰، ۴۶۹، الرقم/۹۳۰۵، ۱۰۰۵۷، والروياني في المسند، ۱/۲۹۱، الرقم/۴۳۵، والمزي في تهذيب الكمال، ۶/۴۴۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۴/۲۵۸۔

جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

اِسے امام بخاری اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَالتِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَابْنُ مَاجَه عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ، وَالدَّارِمِيُّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٠، الرقم/٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٧٨، الرقم/٥٨٤، وأيضًا، ١/٢٩٣، الرقم/٢٦٧٥، وأيضا، ٢/٤١٣، الرقم/٩٣٣٩، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في تعظيم الكذب على رسول الله ﷺ، ٥/٣٥-٣٦، الرقم/٢٦٥٩، ٢٦٦١ ، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٣، الرقم/٣٠، والدارمي في السنن، ١/٨٧-٨٨، الرقم/٢٣١-٢٣٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٢١٤، الرقم/٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٩٥، الرقم/٢٦٢٣٨-٢٦٢٤١۔

وَغَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ رضی الله عنہم.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عمداً میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔

اسے امام مسلم، امام اَحمد نے حضرت علی، حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اور دیگر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے الگ الگ طریق سے، امام ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے، امام ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو سعید خدری سے اور امام دارمی نے حضرت جابر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. وَمَنْ

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٢٣، الرقم/٢٩٧٦، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ما جاء في الذي يفسر القرآن برأيه، ٥/١٩٩، الرقم/٢٩٥١، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٠٩، الرقم/٢٧٢١، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٧٩، الرقم/٢٣٢۔

قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے حدیث بیان کرنے سے بچو، ماسوائے اس کے جس کا تمہیں علم ہو۔ کیوں کہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے اور جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اسے بھی چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٣. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ: إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيْثِ عَنِّي، فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلْيَقُلْ حَقًّا أَوْ صِدْقًا وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

٣٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله ﷺ، ١/١٤، الرقم/٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٩٥، الرقم/٢٦٢٤٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٨١، ١٥٣١، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٠/٩٦، الرقم/٢٩١٧٠۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت ابوقتادہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مجھ سے زیادہ احادیث بیان کرنے سے اجتناب کرو، جو میری طرف کوئی بات منسوب کرے تو اسے چاہیے کہ صرف حق اور سچ بات کہے اور جو شخص وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا لِيُضِلَّ بِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالشَّاشِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے

٣٤: أخرجه البزار في المسند، ٥/٢٦٢، الرقم/١٨٧٦، والشاشي في المسند، ٢/٢١٢، الرقم/٧٧٩، وأبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح مسلم، ١/٥٠، وأيضًا في حلية الأولياء، ١٢/٤٠٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ١٠/٣٢٩، الرقم/٥٦٠، والطبراني في طرق حديث من كذب علي/٦٤، الرقم/٤٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٤٤۔

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تاکہ اس سے لوگوں کو گمراہ کرے تو اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔

اسے امام بزار، شاشی، ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال 'صحیح مسلم' کے رجال ہیں۔

٣٥. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: تَحَدَّثُوْا وَلْيَتَبَوَّأْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَنَكْتُبُهَا، فَقَالَ: اُكْتُبُوْا وَلَا حَرَجَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيْبُ.

حضرت رافع بن خدیج رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا: میری احادیث بیان کرو، لیکن جس نے مجھ پر جھوٹ و

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٧٦، الرقم/٤٤١٠، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٢/١٧٦، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ١/٧٢-٧٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/٢٠٣، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ١/٤٧٠، الرقم/٦٢٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٥١، والهندي في كنز العمال، ١٠/١٠١، الرقم/٢٩٢١٨۔

افتراء باندھا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری باتیں سنتے ہیں اور اُنہیں لکھ لیتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لکھ لیا کرو، اِس میں کوئی حرج نہیں۔

اِسے امام طبرانی، ابن عبد البر اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلٰى نَبِيِّهِ ...... لَمْ يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت اَوس بن اَوس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے نبی پر جھوٹ باندھا، تو اُسے جنت کی خوشبو بھی میسر نہ ہوگی۔

اسے امام طبرانی، دیلمی، قضاعی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٢١٧، الرقم/٥٩١، وأيضًا في مسند الشاميين، ٣/٢٣٨، الرقم/٢١٦٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٨٣، الرقم/٥٥٠٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٢٨، الرقم/٥٥٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٥/٦٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٤٨، والهندي في كنز العمال، ١٠/١٠٢، الرقم/٢٩٢٣٣۔

٣٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما، قَالَ: قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ: إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے (اپنے والد) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا: میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسے کہ فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں آپ ﷺ سے کبھی جدا نہیں رہا (یعنی میں نے آپ ﷺ سے بہت کچھ سماعت کیا ہے) لیکن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: جس نے میری طرف جھوٹی بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے (اس خوف سے میں روایتِ حدیث میں بہت محتاط ہوں کہ کہیں غلطی سے کوئی نادرست بات آپ ﷺ سے منسوب کر بیٹھوں)۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم/١٠٧، والشاشي في المسند، ١/٩٨، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٢٥۔

٣٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے سیکھ کر دوسروں تک پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار سمجھ لے۔

اسے امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا۔

وَفِي رِوَايَةٍ ذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ: قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ ﷺ: ﴿بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً﴾ أَمْرٌ قَصَدَ بِهِ الصَّحَابَةَ، وَيَدْخُلُ فِي جُمْلَةِ هٰذَا الْخِطَابِ مَنْ كَانَ بِوَصْفِهِمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي تَبْلِيْغِ مَنْ بَعْدَهُمْ عَنْهُ ﷺ، وَهُوَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ إِذَا قَامَ

٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ١٢٧٥/٣، الرقم/٣٢٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٥٩/٢، ٢٠٢، ٢١٤، وابن حبان في الصحيح، ١٤٩/١٤، الرقم/٦٢٥٦۔

الْبَعْضُ بِتَبْلِيْغِهٖ سَقَطَ عَنِ الْآخَرِيْنَ فَرْضُهٗ، وَإِنَّمَا يَلْزَمُ فَرْضِيَّتُهٗ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُ مَا يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدَ غَيْرِهٖ، وَأَنَّهٗ مَتَى امْتَنَعَ عَنْ بَثِّهٖ، خَانَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَحِيْنَئِذٍ يَلْزَمُهٗ فَرْضُهٗ. وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ السُّنَّةَ يَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ لَهَا الْآيُ، إِذْ لَوْ كَانَ الْخِطَابُ عَلَى الْكِتَابِ نَفْسِهٖ دُوْنَ السُّنَنِ لَاسْتَحَالَ لِاشْتِمَالِهِمَا مَعًا عَلَى الْمَعْنَى الْوَاحِدِ. وَقَوْلُهٗ ﷺ: ﴿وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ﴾ أَمْرُ إِبَاحَةٍ لِهٰذَا الْفِعْلِ مِنْ غَيْرِ ارْتِكَابِ إِثْمٍ يَسْتَعْمِلُهُ، يُرِيْدُ بِهٖ حَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ مَا فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ يَلْزَمُكُمْ فِيْهِ. وَقَوْلُهٗ ﷺ: ﴿وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا﴾ لَفْظَةٌ خُوْطِبَ بِهَا الصَّحَابَةُ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ غَيْرُهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا هُمْ، إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَزَّهَ أَقْدَارَ الصَّحَابَةِ عَنْ أَنْ يُتَوَهَّمَ عَلَيْهِمُ الْكِذْبُ، وَإِنَّمَا قَالَ ﷺ هٰذَا، لِأَنْ يَعْتَبِرَ مَنْ بَعْدَهُمْ، فَيَعُوا السُّنَنَ وَيَرْوُوْهَا عَلٰى سُنَنِهَا حَذَرَ إِيْجَابِ النَّارِ لِلْكَاذِبِ عَلَيْهِ ﷺ.(١)

(١) ذكره ابن حبان في الصحيح، كتاب التاريخ، باب ذكر الإباحة للمرء أن يحدّث عن بني إسرائيل وأخبارهم، ١٤/١٤٩، الرقم/٦٢٥٦.

ایک روایت میں امام ابن حبان نے ذکر کیا کہ امام ابو حاتم نے کہا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک - بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً 'میری طرف سے پہنچاؤ خواہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو' - ایک امر ہے اور اس سے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قصد فرمایا، اور اس خطاب کے اِجمال میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو صحابہ کے وصفِ (اسلام) میں داخل ہیں اور یہ قیامت تک کے لیے ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی جانب سے ان لوگوں تک (دین کے احکام) پہنچانے کے لیے جو اُن کے بعد (آنے والے) ہیں اور یہ فرض کفایہ ہے؛ جب بعض لوگ فریضۂ تبلیغ ادا کرلیں گے تو باقی لوگوں سے یہ فریضہ ساقط ہو جائے گا، اور یہ فریضہ ہر اس شخص پر لازم ہے جو یہ جانتا ہے کہ اس کے پاس دین کا وہ علم ہے جو اس کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں ہے، اور اگر وہ یہ علم پھیلانے سے باز رہا تو وہ مسلمانوں کے ساتھ خیانت کرے گا، تو اس صورت میں اس پر یہ فریضہ لازم ہو جاتا ہے۔ اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ سنت کو آیات کہنا بھی جائز ہے۔ کیوں کہ اگر خطاب صرف کتاب اللہ پر ہوتا نہ کہ سنن پر تو یقینی ان دونوں (یعنی کتاب وسنت) کا ایک ہی معنی پر مشتمل ہونا ناممکن ہوتا اور آپ ﷺ کا یہ فرمان مبارک - وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ 'بنی اسرائیل سے روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں' - اس فعل کے

لیے اَمرِ اِباحت ہے بغیر کسی ارتکابِ گناہ، اور آپ ﷺ کی اس سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل سے روایات بیان کرو جو کتاب وسنت کے مطابق ہوں جس سے تمہارا کوئی (دینی) حرج نہ ہو۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک: (وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا) ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر بہتان باندھا'' یہ لفظاً تو خطاب صحابہ کرام ﷺ کو ہے، اور (درحقیقت) اس سے مراد ان کے علاوہ قیامت تک آنے والے لوگ ہیں وہ (صحابہ) نہیں ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی قدروں کو اس چیز سے پاک کر دیا ہے کہ ان کے بارے جھوٹ کا وہم وگمان تک کیا جائے اور بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے ایسا فرمایا ہے تاکہ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو بعد میں آنے والے ہیں اور وہ سنتوں کو سمجھیں اور ان کو ان کے طریق پر بیان کریں، اور اس آگ سے ڈریں جو حضور ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کے لیے واجب ہوگی۔

٣٩. عَنْ دُجَيْنٍ أَبِي الْغُصْنِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَقِيْتُ أَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي عَنْ عُمَرَ. فَقَالَ: لاَ أَسْتَطِيْعُ، أَخَافُ أَنْ أَزِيْدَ أَوْ أَنْقُصَ، كُنَّا إِذَا قُلْنَا لِعُمَرَ: حَدِّثْنَا عَنْ

٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٦-٤٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٤٢۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: أَخَافُ أَنْ أَزِيْدَ حَرْفًا أَوْ أَنْقُصَ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَهُوَ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت دُجَین ابو الغصن سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے: میں مدینہ (منورہ) آیا اور حضرت عمر بن الخطاب ﷜ کے آزاد کردہ غلام اسلم سے ملا۔ میں نے کہا کہ مجھے عمر ﷜ کے متعلق کچھ بتائیے۔ انہوں نے کہا: مجھ میں اتنی ہمت نہیں، میں ڈرتا ہوں کہ (ان کی شان میں) کہیں کوئی کمی بیشی نہ کر بیٹھوں، (کیونکہ) جب ہم عمر ﷜ کو کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں تو وہ فرماتے کہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں ایک حرف کی کمی یا زیادتی نہ کر بیٹھوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ جہنمی ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷜ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَدِّثُوْا عَنِّي كَمَا سَمِعْتُمْ وَلَا حَرَجَ إِلَّا مَنِ افْتَرٰى عَلَيَّ كَذِبًا مُتَعَمِّدًا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

٤٠: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/٦١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق الكبير، ١٣/٢١٣۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم مجھ سے اسی طرح آگے روایت کیا کرو جس طرح تم نے سنا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، مگر وہ شخص جس نے علم کے بغیر جان بوجھ کر مجھ پر افتراء باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تیار رکھے۔

اسے امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وَكَذٰلِكَ رَوَى الطَّبَرَانِيُّ عَنْ عَزَّةَ بِنْتِ عِيَاضٍ، أَنَّهَا سَمِعَتْ جَدَّهَا أَبَا قِرْصَافَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَدِّثُوْا عَنِّي بِمَا تَسْمَعُوْنَ، وَلَا تَقُوْلُوْا إِلَّا حَقًّا، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي جَهَنَّمَ. (١)

اور اسی طرح امام طبرانی حضرت عزہ بنت عیاض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دادا ابو قرصافہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے جو کچھ سنتے ہو اُسے

---

(١) أخرجه الطبراني في طرق حديث 'مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ' ١٤٦/، الرقم/١٥٥، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٨/٣، الرقم/٢٥١٦، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/١٧٢، الرقم/١٦ـ

آگے روایت کرو، سوائے حق کے (اپنی طرف سے) کچھ نہ کہو۔ جس شخص نے میری طرف جھوٹی بات منسوب کی اس کے لیے جہنم میں گھر تیار ہے۔

٤١. عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ، قَالَ: قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ دِمَشْقَ فِي حَاجَةٍ إِلَى الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، فَأَتَيْنَاهُ وَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، وَقُلْنَا لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَّقُوْلُ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: حَدِّثُوْا عَنِّي كَمَا سَمِعْتُمْ وَلَا حَرَجَ إِلَّا مَنِ افْتَرٰى عَلَيَّ كَذِبًا مُتَعَمِّدًا لِيُضِلَّ بِهِ النَّاسَ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. فَلَمَّا سَمِعْنَا ذٰلِكَ مِنْهُ، رَأَيْتُ عَلَيْهِ النُّوْرَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت حرام بن حکیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک ﷺ کسی کام کی غرض سے ولید بن عبد الملک کے پاس دمشق میں تشریف لائے۔ ہم ان کے پاس سلام کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: جو میری طرف سے وہ کچھ کہے جو میں نے نہیں کہا ہوا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے؟ انہوں (حضرت انس ﷺ) نے فرمایا: بلکہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: میری طرف سے اسی طرح

٤١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق الكبير، ١٣/٢١٣۔

حدیث بیان کرو جس طرح تم نے سنی ہو، اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تا کہ وہ اس کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کر سکے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے۔ (حرام بن حکیم فرماتے ہیں:) جب ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تو میں نے ان پر نور کا ایک ہالہ دیکھا۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وَذَكَرَ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ: فَمَنْ بَلَغَهُ عَنِّي حَدِيْثٌ فَكَذَّبَ بِهِ أَوْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. [(١)]

خطیب بغدادی نے یہ بیان کیا ہے: سو جس کو میری طرف سے کوئی حدیث پہنچی اور اس نے اس کو جھٹلایا یا جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار رکھے۔

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١١۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٤. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٥. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٧. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی

(۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء) ۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۸. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۹. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **معرفة علوم الحديث۔** المدینۃ المنورۃ، السعودیۃ: المکتبۃ العلمیۃ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء۔

۱۰. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۱. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱۲. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۱۳. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت

(۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تقييد العلم**۔ دار إحياء السنۃ النبویۃ۔

۱۴. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع**۔ الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۵. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **شرف أصحاب الحديث**۔ انقرہ، ترکی: دار احیاء السنۃ النبویہ۔

۱۶. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **الكفاية في علم الرواية**۔ المدینۃ المنورۃ، سعودی عرب: مکتبہ العلمیۃ۔

۱۷. خطیب تبریزی، محمد بن عبد اللہ۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۱۸. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۱۹. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۰. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۲۱. رامہرمزی، ابو الحسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد (م ۵۷۶ھ)۔ **المحدث الفاصل بین الراوي والواعي۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ۔

۲۲. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ **المسند۔** قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۲۳. شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۲۴. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **الرسالۃ۔** قاہرہ، مصر، ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء

۲۵. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **المسند۔** بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۲۶. ابن شاہین، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان (۲۹۷-۳۸۵ھ)۔ **ناسخ الحدیث ومنسوخہ۔** الزرقاء، مکتبۃ المنار، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۲۷. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۸. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **طرق حديث من كذب عليّ**۔ عمان، اُردن، المکتب الاسلامی، دار عمار، ۱۴۱۰ھ۔

۲۹. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۳۰. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الكبير**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۳۱. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الكبير**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۳۲. طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

٣٣. طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **مسند الشاميين**۔ دوحہ، قطر: دار الثقافہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٣٤. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٣٥. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **جامع بيان العلم وفضله**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣٦. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاريخ دمشق الكبير (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٣٧. علائی، ابو سعید بن خلیل بن کیکلدی (٦٩٤-٧٦١ھ)۔ **جامع التحصيل**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٤٠٧ھ/١٩٨٦ء۔

٣٨. فسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ٢٧٧ھ)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٩ھ/١٩٩٩ء۔

٣٩. فہری، ابوعبد اللہ محمد بن عمر بن محمد بن عمر رشید (٦٥٧-٧٢١ھ)۔ **السنن**

الأبين۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الغرباء الأثریہ، ١٤١٧ھ۔

٤٠. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦-٥٤٤ھ/ ١٠٨٣-١١٤٩ء)۔ **الإلماع إلی معرفة أصول الروایة وتقیید السماع**۔ القاہرہ، مصر: دار التراث۔

٤١. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین في أخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٤٢. قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م٤٥٤ھ/١٠٦٢ء)۔ **مسند الشھاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٦ء۔

٤٣. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٤٤. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تھذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٤٥. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤٦. مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م٦٤٣ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٤٧. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٤٨. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٤٩. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٥٠. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **المسند المستخرج على صحيح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

٥١. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٥٢. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار

المأمون للتراث، ١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤ء۔